93399 ـ خواب ديكھنے كى بنا پر منگنى توڑنا

سوال

كيا دو برس بعد منگنى توڑنى جائز ہے، كيونكہ استخارہ كے بعد منگيتر نے برى سى خواب ديكھى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص كو اپنے معاملات كو سمجھنے كے ليے اس كى حقيقت اور تجربات كے ساتھ عقل و دانش اور حكمت كے ساتھ حل كرنا چاہيے، اور اس ميں اسے وہ اسباب استعمال كرے جن كا اللہ سبحانہ و تعالى نے حكم ديا ہے، اسى ليے شريعت اسلاميہ نے غور فكر كرنے اور عقل و دانش تجربہ كے استعمال كرنے كے بعد اشخاص يا اعمال پر حكم لگانا مقرر كيا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اسى طرح اللہ سبحانہ و تعالى تمہارے ليے اپنى آيات بيان كرتا ہے تا كہ تم عقل كرو البقرۃ (242).

ہمارى شريعت ميں خواب اور سپنوں پر اعتماد كرنا بالكل نہيں ہے، نہ تو دنياوى معاملات ميں اور نہ ہى دينى احكامات ميں، كيونكہ خواب كے ذريعہ حاصل ہونے والى معرفت نہ تو يقينى ہوتى ہے اور نہ ہى منضبط.

بلكہ اس ميں شك و شبہ پايا جاتا ہے، اور شريعت كے ليے ممكن نہيں كہ وہ لوگوں كو ايسى چيز كى طرف رجوع كرنے كا كہا جو واہمہ ہوں اور ادنى سے بھى علم سے ثابت نہ ہوتے ہوں.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" خواب تين قسم كے ہيں: نيك خواب اللہ كى جانب سے خوشخبرى ہيں، اور غم والے خواب شيطان كى جانب سے ہوتے ہيں، اور وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے بات كرتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2263).

چنانچہ انسان جو كچھ بھى خواب ميں ديكھتاہے جس طرح نفس كا اس ميں حصہ ہوتا ہے اسى طرح شيطان كا اس

میں حصہ ہوتاہے، ہر وقت اس میں امتیاز واضح نہیں ہو سکتا، اس لیے مسلمان شخص خواب میں دیکھی گئی چیز پر مطمئن کس طرح ہوتا اور پھر اس کو بنیاد بنا کر کس طرح اختیار کر سکتا ہے، حالانکہ اسے علم بھی ہے کہ ہو سکتا ہے اس میں شیطان کا حصہ زیادہ و وافر ہو؟!

اس میں شادی کا معاملہ بھی شامل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں ہمارے لیے وہ صفات مقرر کر دی ہیں جس کی بنا پر رشتہ قبول یا رد کیا جا سکتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کوئی ایسا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر زمین میں فساد بپا ہو جائیگا.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس میں کچھ ہو.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےتین بار فرمائی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1085) امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن غریب کہا اورعلامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں لوگوں کے لیے رشتہ قبول یا رد کرنے کا معیار اخلاق اور دین قرار دیا ہے، اس لیے سوال کرنے والی عزیز بہن کو چاہیے کہ وہ ان صفات کی طرف ہی الفتات کرے، اور خواب میں دیکھے گئے معاملہ کی طرف دھیان مت دے، اور اسے تسلیم مت کرے کیونکہ ہو سکتا ہے اس میں شیطان کا حصہ ہو جس سے وہ خاوند و بیوی کے مابین اختلاف و افتراق پیدا کر کے علیحدگی کرانا چاہتا ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے " لقاء الباب المفتوح " میں درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص نے کسی عورت کا رشتہ طلب کیا تو اس عورت نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کی داڑھی منڈی ہوئی ہے، کیا وہ اس رشتہ کو قبول کر لے یا رد کر دے، حقیقت میں تو اس شخص نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور اس کا ظاہر بھی اچھا ہے، اور دین کا التزام کرنے والا ہے، اللہ پر ہم کسی کا بھی تزکیہ نہیں کرتے.

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جس عورت نے اپنے منگیتر کو خواب میں داڑھی منڈھی ہوئی شکل میں دیکھا ہے اور حقیقت میں اس شخص نے داڑھی رکھی ہوئی ہے، جو کچھ اس نے خواب میں دیکھا اس سے اس عورت کو کوئی نقصان اور ضرر نہیں، جب وہ شخص با اخلاق اور دین والا ہے تو اس سے شادی کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح نمبر (5) سوال نمبر (17).

پِھر اس پر تنبیہ ضروری ہے کہ استخارہ کا خواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ جیسا کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ استخارہ کے بعد سونا چاہیے اور خواب میں نظر آتا ہے ۔ کیونکہ استخارہ کا مقصد تو اللہ سبحانہ و تعالی سے دونوں معاملوں میں سے بہتر اور خیر والے امر کاسوال کرنا ہے، اور بہتر امر طلب کرنا مقصود ہوتا ہے.

کیونکہ استخارہ تو ايك دعا ہے جب اللہ سبحانہ و تعالی اسے قبول کر لے تو پھر اللہ تعالی استخارہ کرنے والے کے لیے ۔ غور و فکر اور تامل کے بعد ۔ جسے اللہ اختیار کرے اسے آسان کر دیتا ہے، اور اس دعا کا قریب یا دور سے بھی خواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے.

اس لیے سوال کرنے والی عزیز بہن کو نصیحت ہے کہ وہ اپنے معاملہ میں رجوع کرے، اور صرف خواب کی بنا پر اپنے ازدواجی روابط خراب مت کرے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے منگیتر کے معاملہ میں دین و عقل کو استعمال کرتے ہوئے کوئی مناسب موقف اختیار کرے.

واللہ اعلم .